تذکرہ علمائے حدیث

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

تحریر
عبدالرشید عراقی
سوہدرہ

مولانا عبدالسلام بستوی رح

مولانا عبدالسلام بن یاد علی موضع بشن پور ضلع بستی (یو - پی) میں ۱۳۲۶ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا بچپن کلکتہ میں گزرا۔ اور کلکتہ ہی میں آپ کی تعلیم کا آغاز ہوا۔ اور آپ کے ابتدائی استاد میاں عبدالرحمٰن صاحب تھے[1]۔ بارہ سال کی عمر میں واپس اپنے گاؤں بشن پور آگئے، اور وہاں ابتدائی کتابیں فارسی اور صرف و نحو کی پڑھ کر دہلی کا رُخ کیا، اور مدرسہ [illegible] دہلی صدر بازار میں داخلہ لیا۔ مگر دہلی میں آپ کا قیام ۶ ماہ رہا۔ اس کے بعد آپ مدرسہ مظاہر العلوم سہارن پور میں داخلہ لیا۔ اور پانچ سال مدرسہ مظاہر العلوم میں رہ کر درس نظامی کی تکمیل کی۔ مدرسہ مظاہر العلوم میں تکمیل کے بعد واپس دہلی تشریف لائے، اور مولانا احمد اللہ دہلوی (م ۱۳۶۲ھ) سے حدیث کی تکمیل کی۔ اور علوم عقلیہ کی بھی بعض کتابیں مولانا احمد اللہ صاحب سے پڑھیں۔ اس کے بعد آپ دیوبند تشریف لے گئے، اور مولانا حسین احمد مدنی (م ۱۳۷۷ھ) سے بھی حدیث پڑھی۔ اس کے بعد پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ طب کی تعلیم تکمیل، طب کالج لکھنؤ سے حاصل کی۔

۱۳۵۰ھ تکمیل تعلیم کے بعد مدرسہ حاجی علی جان دہلی میں حدیث کے استاد مقرر ہوئے۔ اور ۱۳۶۶ھ تک اسی مدرسہ میں حدیث کی تعلیم دیتے رہے۔ درس و تدریس کے ساتھ تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔

۱۹۴۷ء / ۱۳۶۶ھ میں تقسیم ہند آپ کا کتب خانہ جس میں ہزاروں نایاب کتب کا ذخیرہ تھا، سب ضائع ہو گیا۔ جس میں آپ کی کئی اہم تالیفات بھی تھیں۔ مثلاً:

رفع الحاجہ[1] شرح سنن ابن ماجہ (عربی) صمصام[2] الباری علی عنق جارح البخاری،

---

[1] تراجم علمائے حدیث ہند ج ۱ ص ۔۷۴،

اللعب[۳] بالشطرنج، حقوق الزوجین[۲]، خیر التاج فی مسائل الرضاع[۱]۔

۱۳۶۶ھ / ۱۹۴۷ء کے بعد مدرسہ ریاض العلوم دہلی درس وتدریس کا سلسلہ جاری کیا۔ جہاں تادم وفات درس وتدریس، تصنیف وتالیف اور افتاء کا سلسلہ جاری رکھا۔

مولانا عبدالسلام بستوی کی ساری زندگی درس وتدریس میں گزری، اور آپ سے سینکڑوں علمائے کرام مستفیض ہوئے۔ لیکن اس کی تفصیل موجود نہیں۔

تصنیفات:

مولانا عبدالسلام بستوی تصنیف وتالیف میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ درس وتدریس کے ساتھ ساتھ آپ نے جو کتابیں لکھی ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ تصنیف وتالیف میں خاصے تیز تھے۔ اگر آپ کی تصنیفات کا مکمل تعارف کرایا جائے تو مقالہ خاصا طویل ہو جائے گا۔ تاہم آپ کی تصانیف کی فہرست حسب ذیل ہے:

۱۔ مصباح المومنین ترجمہ بلاغ المبین از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م ۱۱۷۶ھ)

۲۔ کشف اللہم ترجمہ وشرح مقدمہ صحیح مسلم۔ ۳۔ اسلامی توحید۔ ۴۔ اسلامی عقائد۔

۵۔ اسلامی صورت۔ ۶۔ اسلامی پردہ۔ ۷۔ اسلامی وظائف۔ ۸۔ اسلامی ادارہ۔

۹۔ خواتین جنت۔ ۱۰۔ حلال کمائی۔ ۱۱۔ اخلاق نامہ۔ ۱۲۔ کلمہ طیبہ کی فضیلت۔

۱۳۔ ایمان مفصل۔ ۱۴۔ مذمت حسد۔ ۱۵۔ کتاب الجمعہ۔ ۱۶۔ اسلامی تعلیم (کتاب [illegible]

۱۷۔ رسالہ اصول حدیث۔ ۱۸۔ فضائل حدیث۔ ۱۹۔ فضائل قرآن۔

۲۰۔ انوار المصابیح ترجمہ وشرح اردو مشکوٰۃ المصابیح (۱۰ جلدوں میں)۔

۲۱۔ اسلامی خطبات ۳ جلدوں میں۔ (۲۲) اسلامی فتاویٰ (جس کی صرف پہلی جلد شائع ہوئی۔

مولانا مرحوم کی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ تصانیف کی تعداد ۲۷ ہے۔

اسلامی تعلیم:

اسلامی تعلیم گیارہ فصلوں پر مشتمل ہے۔ صفحات کی مجموعی تعداد ۱۷۱ ہے۔

مولانا محمد عطاء اللہ حنیف (م ۱۹۸۶ء) اس کے بارے میں لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں اور انبیائے علیہم السلام میں یہ جذبہ ودیعت فرمایا تھا۔ کہ وہ مبعوث الیہم انسانوں کو اپنے خالق ومالک کی معصیت سے پرہیز کی تلقین کریں، تاکہ وہ دوزخ سے بچ جائیں۔ اور بر و نیکی کی راہ بتائیں۔ تاکہ وہ اس پر چل کر جنت حاصل کریں۔ یہی مشن ان کے

(بقیہ بر صفحہ ۲)